171

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ — قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ صہ
ششماہی ۸/عہ
سہ ماہی ۳/ ۱۲

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵	مورخہ ۲۳ صفر ۱۳۵۶ھ	یوم چہار شنبہ	مطابق ۵ مئی ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۰۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ مئی۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت پھر ناساز ہوگئی ہے۔ بخار۔ نزلہ اور بدن پر پھنسیوں کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ؛

جناب مرزا گل محمد صاحب رئیس قادیان کا اکلوتا بچہ بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔

مولوی علی محمد صاحب اجمیری اور مولوی محمد یوسف شاہ صاحب سیالکوٹ کے تبلیغی دورہ سے واپس آ گئے ہیں ؛

ایک مصری اور ایک ترکی خاتون ۲ مئی نینی تال سے آئیں۔

آج السنہ شرقیہ کا امتحان شروع ہوگیا۔ ڈی آئی ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر سپرنٹنڈنٹ اور سید منظور علی شاہ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ جامعہ احمدیہ کے آٹھ طلباء امسال مولوی فاضل کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا جب دیر سے قبول ہوتی ہے تو عمر زیادہ کیجاتی ہے

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :-

"محبی عزیزی اخویم نواب صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آں محب کے چار خط یکے بعد دیگرے پہونچے۔ آپ کے لئے دعا کرنا تو میں نے ایک لازمی امر ٹھہرا رکھا ہے لیکن بے قرار نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ کیوں اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ دعاؤں کے لئے تاثیرات ہیں۔ اور ضرور ظاہر ہوتی ہیں۔ ایک جگہ حضرت ابوالحسن خرقانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ تیس برس میں نے بعض دعائیں کیں۔ جن کا کچھ بھی اثر ظاہر نہ ہوا۔ اور گمان گزرا کہ قبول نہیں ہوئیں۔ آخر تیس برس کے بعد وہ تمام مقاصد میسر آگئے۔ اور معلوم ہوا۔ کہ تمام دعائیں قبول ہوگئی ہیں۔ جب دیر سے دعا قبول ہوتی ہے۔ تو عمر زیادہ کی جاتی ہے۔ اور جب جلد کوئی مراد مل جاتی ہے۔ تو کمی عمر کا اندیشہ ہے۔ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں۔ کہ مطلب کے حصول کی بشارت خدا تعالیٰ کی طرف سے سن لوں۔ لیکن وہ مطلب دیر کے بعد حاصل ہونا موجب طول عمر ہو۔ کیونکہ طول عمر اور اعمال صالحہ بڑی نعمت ہے"۔ (مکتوبات بنام نواب صاحب)

یوم تحریک جدید ۳۰ رمئی ۱۹۳۷ء کو منایا جائے

تحریک جدید کے متعلق ۳۰ رمئی کے جلسوں میں احباب کثرت سے شامل ہوں۔ عورتوں اور بچوں کو بھی شامل کیا جائے۔ تحریک جدید کے مطالبات کو وضاحت سے بیان کیا جائے۔ اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردی جائے۔

انچارج تحریک جدید قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل توجہ سکرٹری صاحبان وصایا

بعض موصی صاحبان اپنے گاؤں یا شہر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ مگر مقامی جماعت کے عہدہ داران کی وفات کے بعد دفتر ہذا میں کوئی اطلاع نہیں دیتے ایسے موصیوں کے متعلق اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے وصولیٔ جائداد کے لئے کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ بعض وصایا کے متعلق دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر ایسے موصیوں کے فوت ہونے کے معاً بعد اطلاع دفتر میں پہونچ جاتی۔ تو وصولی حصہ جائداد میں کسی قسم کی روکاوٹ پیدا نہ ہوتی۔ مگر زیادہ عرصہ گزرنے کی وجہ سے وصولی حصہ جائداد میں بعض رکاوٹیں پیدا ہو گئیں۔ اور بعض وصایا کی میعاد گزر جانے کی وجہ سے قانونی کارروائی کرنی بھی مشکل ہو جاتی ہے۔ اس قسم کے حالات کو مدنظر رکھ کر بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ موصی کے فوت ہونے کے معاً بعد دفتر ہذا میں اطلاع کر دینی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی مقامی حالات کے ماتحت وصولی حصہ جائداد کے متعلق مناسب تجویز۔ تاریخ وفات۔ موصی کی عمر بوقت وفات۔ ورثاء کے نام۔ جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کی تفصیل۔ بازاری اوسط قیمت۔ رقم قرضہ۔ تاریخ بیعت۔ فوتیدگی کا سبب یعنے مرض وغیرہ امور کا ذکر کیا جائے۔ اگر کسی جگہ سکرٹری صاحب وصایا مقرر نہ ہوں۔ تو وہاں کے امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحبان یہ کام کریں۔ اگر کوئی موصی کسی ایسی بیماری سے فوت ہو۔ یا موصی کی بوقت وفات ایسی حالت ہو۔ جو رسالہ الوصیت اور ضمیمہ الوصیت کے خلاف ہو تو اس کی بھی فوراً دفتر ہذا میں اطلاع دے دینی چاہیئے۔

سکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

ضروری اعلان

مندرجہ ذیل انجمنوں کے لئے مولوی سعد الدین صاحب بی۔ اے حال مقیم گوجرخان کو آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا جاتا ہے۔ عہدہ داران جماعت مقامی ان کے کام میں تعاون فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔ وزیر آباد۔ گجرات۔ لالہ موسےٰ۔ کھاریاں۔ جہلم۔ حسن ابدال۔ راولپنڈی۔ کوہ مری۔

ناظر بیت المال قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) بابو محمد الطاف صاحب شہباز گڑھی ضلع مردان کی اہلیہ صاحبہ کئی روز سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں (۲) جناب چودہری محمد شریف صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل منٹگمری کی ہمشیرہ زادی علیل ہیں۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ سید محمد اسحاق ناظر ضیافت قادیان (۳) میں نے محلہ دار السعة میں مکان تعمیر کرکے انگریزی مٹھائی کا کارخانہ جاری کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ کاروبار میں برکت دے۔ خاکسار محمد حسین (۴) بشارت احمد صاحب گجراتی جو بحکم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سندھ گئے ہوئے ہیں۔ سخت بیمار ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار امیر احمد قادیان (۵) برادرم محمد اسمٰعیل صاحب متعلم ایف۔ ایس۔ سی میڈیکل نے امسال سیکنڈ ایر کا امتحان دیا ہے۔ احباب سے کامیابی

تحریک قرضہ ایک لاکھ میں احباب جلد حصہ لیں

مندرجہ بالا تحریک کا اعلان نظارت بیت المال کی طرف سے اولاً روزنامہ الفضل مجریہ ۸/۱۲/۳۶ میں کیا گیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک اس میں چالیس ہزار کے قریب روپیہ جمع ہوا ہے۔ اور یہ صرف ۴۴ احباب کی توجہ کا نتیجہ ہے۔ جن میں بہتوں نے ایک ایک ہزار روپیہ اور بعض نے چار چار پانچ پانچ ہزار روپیہ اس قرضہ میں دیا ہے۔ اور ایک دوست نے تیرہ ہزار کے قریب قرض دیا ہے۔ باقی صرف ۲۵ احباب ایسے ہیں جنہوں نے سو سو روپیہ یا چند سینکڑوں کی تعداد میں قرضہ دیا۔ تحریک قرضہ ساٹھ ہزار میں بھی بے شک چند دوستوں نے بڑی بڑی رقمیں دی تھیں۔ مگر اکثر احباب ایسے تھے۔ جنہوں نے ایک ایک سو روپیہ دے کر اس تحریک کو کامیاب بنایا۔ اور کل تعداد معاونین کی جن کی طرف سے ساٹھ ہزار والی تحریک میں روپیہ موصول ہوا تھا۔ تین سو کے قریب تھی۔ اس تعداد کا ایک لاکھ کی تحریک میں حصہ لینے والوں کی تعداد کے مقابلہ میں اتنا بڑا فرق ہے۔ کہ میں یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوں۔ کہ جماعت کے بہت سے دوستوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ حالانکہ یہ روپیہ بطور قرض مانگا جا رہا ہے۔ جو وعدہ کے مطابق نہایت احتیاط اور فکرمندی کے ساتھ واپس کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ قرض کے طور پر روپیہ دینے میں اس قسم کی عدم توجہ بہت ہی قابل تعجب اور قابل افسوس ہے۔ جبکہ اس تحریک کے اصل محرک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں۔ اور اس قرضہ کی ضرورت حضور نے پر زور الفاظ میں بیان فرمائی تھی۔ اور جبکہ یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ بہت سے دوستوں کے پاس روپیہ بے کار پڑا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ حضور نے فرمایا تھا۔ کہ اس قرضہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اگر احباب جماعت کثرت کے ساتھ اپنے ایسے مالوں کو جو انہوں نے مخصوص ضروریات کے لئے محفوظ رکھے ہوئے ہیں امانت کے طور پر صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کرا دیں۔ مگر جب تک ایسا نہیں ہوتا تب تک قرضہ فراہم کرنے کی ضرورت باقی ہے۔ بہت سے دوست ایسے ہیں۔ جو حضور کی تحریک کے ماتحت اپنا روپیہ "ذاتی امانت" کے طور پر جمع کرا رہے ہیں۔ اگر ایسے دوستوں کو یہ خیال ہو کہ چونکہ ہم نے کچھ روپیہ ذاتی امانت کے طور پر خزانہ صدر انجمن میں جمع کرا دیا ہے۔ اس لئے ہمیں تحریک قرضہ ایک لاکھ میں کچھ بھی روپیہ دینے کی ضرورت نہیں۔ تو میں واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ نقطۂ نگاہ غلط ہے۔ اور ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ امانت میں روپیہ جمع کرتے وقت کچھ نہ کچھ روپیہ Fixed Deposit کے طور پر تحریک قرضہ ایک لاکھ میں بھی ضرور داخل فرمائیں۔

تحریک قرضہ چالیس ہزار میں سے اب تک بجائے چار ہزار روپیہ کے تیرہ ہزار روپیہ واپس دیا جا چکا ہے۔ جن دوستوں کا روپیہ ابھی جمع ہے۔ ان کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر ان کو اس روپیہ کے جلد واپس لینے کی ضرورت نہ ہو۔ تو وہ ہمیں اجازت دیں۔ کہ ان کی دی ہوئی رقموں کو بھی تحریک قرضہ ایک لاکھ میں منتقل کر لیں اس صورت میں انہیں اختیار ہوگا۔ کہ اگر وہ چاہیں تو اپنے روپیہ کو سالم پانچ سال کے عرصہ کے لئے قرض رہنے دیں۔ اور اگر چاہیں تو اس سے قبل کی کوئی تاریخ مقرر کر لیں۔ جو تاریخ انتقال سے ایک سال کے اندر کی نہ ہو۔ واپسی کے وعدوں کا ریکارڈ نظارت بیت المال میں بطور چارٹ کے رکھا جا رہا ہے۔ تاکہ ایسے وعدوں کے متعلق کسی قسم کا سہو یا فروگزاشت کا احتمال نہ رہے۔ اور میں یقین دلاتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وعدہ ہائے واپسی کے ایفاء میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہوگی۔

ان حالات میں میں احباب جماعت سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ جلد توجہ کرکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ صفر ۱۳۵۶ھ

مخلصین جماعت آستانۂ الٰہی پر جھک جائیں

اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نور و ظلمت۔ ایمان و کفر۔ اور حق و باطل کے اختلاف کے لحاظ سے دو بالکل متخالف اور متضاد گروہ دُنیا میں ہمیشہ سے ہوتے چلے آئے ہیں۔ ایک جماعت "اولیاء اللہ" کی اور دُوسری "اولیاء الشیطان" اور پرستارانِ ابلیس کی۔ ایک کا کام دُنیا میں خدا تعالیٰ کی حکومت کو قائم کرنا۔ اور اسے حق و صداقت کی روشنی سے منور کرنا ہے۔ دوسری کا کام شیطانی قوتوں کو دُنیا پر مسلط کرنا اور ظلمت و تاریکی کا پھیلانا ہے۔ حق اور باطل فی الحقیقت دو بیج ہیں۔ جو ہمیشہ دُنیا میں بوئے جاتے ہیں۔ باطل ضلالت و فساد کا بیج ہوتا ہے۔ جو شیطان کے ہاتھوں بویا جاتا ہے۔ اور شیطان چاہتا ہے۔ کہ بہت جلد گمراہی کے پھل سے دُنیا کو بھر دے لیکن چونکہ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ملعون و مردُود ہوتا ہے۔ اس لئے خائب و خاسر اور ناکام و نامراد رہتا ہے اس کی نامرادی کی کیفیت خدا تعالیٰ نے خود ہی بتا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ (۱۴-۳۲) ۔ کلمہ خبیثہ کی مثال ایک درختِ خبیثہ کی سی ہے جو حق و صداقت کی قوت سے محروم ہے۔ اور جس کی بے ثباتی کا یہ حال ہے کہ جب چاہا۔ اسے اکھاڑ کر پھینک دیا۔ کیونکہ اس میں ذرا بھی استحکام و ثبات نہیں ؛

دوسرا بیج حق و صداقت کا بیج ہوتا ہے جو کلمہ طیبہ کا تخم صالح ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے ہاتھوں سے بویا جاتا ہے۔ تا اس سے ہدایت و سعادتِ انسانی کا شجرہ طیبہ پیدا ہو۔ اور پھر اپنی ظفر مندی اور کامرانی کے پھل سے زمین کی گود کو معمور کر دے یہ وُہ درخت ہوتا ہے۔ جس کا بیج بھی خدا ہی بوتا ہے۔ اور جس کی آبیاری بھی خود ہی کرتا ہے۔ چونکہ اس کی زندگی خود اس کے اندر مضمر ہوتی ہے۔ اس لئے وُہ اور کسی قسم کی اعانت خارجی کے بغیر بڑھتا۔ اور پھولتا ہے۔ چنانچہ اس کی بھی قرآن کریم نے نہایت لطیف مثال دی ہے۔ فرمایا:-

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (۱۴-۳۱) کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ خدا نے کلمہ طیبہ کی کیسی عمدہ مثال دی ہے اس کی مثال ایک پاک اور مقدس درخت کی ہے۔ جس کی جڑ زمین میں قائم اور محکم ہے اور اس کی ٹہنیاں آسمان میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اپنے رب کے حکم سے وُہ ہر وقت پھل لاتا رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ یہ مثالیں اس لئے بیان کرتا ہے۔ تا کہ لوگ سوچیں۔ اور غور کریں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تخمِ صداقت و کلمہ طیبہ کا وصف یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ اس کی جڑ مضبوط و محکم اور اس کی شاخیں بلندیوں پر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ جڑ کی مضبوطی کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس کی دعوتِ حق کی بنیاد ایسی محکم و مضبوط ہوتی ہے۔ کہ جسے کوئی طاقت ہلا نہیں سکتی۔ اور شاخوں کے بلندی پر پھیلنے سے مراد یہ ہے کہ تھوڑے عرصہ کے اندر اس کی دعوۃ و ارشاد کا اثر و فیضان دُنیا کی بلند فضاؤں پر پہنچتا ہے اور اس کی شعاعیں دُور دُور تک پھیل جاتی ہیں ؛

احمدیت خدا کا بویا ہوا پودا ہے جسے مخالفتوں اور عداوتوں کے طوفان نہ آج تک کوئی نقصان پہونچا سکے۔ اور نہ آئندہ کوئی نقصان پہونچا سکتے ہیں اس کی جڑیں مضبوط۔ اور محکم اور اسکی دعوتِ حق تمام دُنیا پر غالب اور چٹان کی طرح اٹل ہے۔ اس کی شاخیں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں پھیلی ہوئی ہیں۔ شیطانی جنود۔ اور دجالی احزاب نے اسے مٹانے کے لئے ہزاروں کوششیں کیں اسے کچلنے کے لئے لاکھوں دجل اور فریب کئے۔ مگر وُہ ہر کوشش میں ناکام رہے۔ اور ہر قدم پر انہیں نامرادی اور خذلان سے دوچار ہونا پڑا۔ لیکن جب تک شیطانی قوتیں موجود ہیں۔ حق و باطل کی کشمکش دُور نہیں ہو سکتی۔ اور چونکہ دونوں جماعتوں کی تعلیم اور دعوت ایک دوسرے کے متضاد و متخالف ہے۔ اس لئے ہر اعلانِ صداقت و دعوت الی اللہ کے موقعہ پر جنودِ شیطانی حق کے مقابلہ کے لئے صف آرا ہو جاتے ہیں ؛

کیا آپ نے نہیں دیکھا۔ کہ گزشتہ چار پانچ سالوں میں اعدائے صداقت اور دُشمنانِ حق نے اللہ تعالیٰ کے پرستاروں کو کیا کیا ایذائیں پہونچائیں کس کس رنگ میں ان کی تحقیر و تذلیل کی۔ ان کے ترکشِ ضلالت میں کونسا زہر آلود تیر ایسا باقی تھا۔ جو انہوں نے حق و صداقت کے علمبرداروں کے سینوں پر نہیں چھوڑا انہوں نے صداقت کے چراغ کو منہ کی پھونکوں سے بجھانے کے لئے کیا کیا منصوبے نہ کئے۔ اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کو مٹانے کیلئے کیا کیا کوششیں نہ کیں لیکن آپ نے دیکھ لیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے کسطرح غیبی طور پر اپنے دستِ قدوس سے ان کو ذلیل و رسوا کیا۔ انہیں ہر منصوبہ میں ناکام و نامراد رکھا۔ آپ نے اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نصرتِ حق اور خذلانِ باطل کے بیسیوں نشانات دیکھے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ شیطان ابھی اپنی زور آزمائی سے باز نہیں آیا۔ گزشتہ معرکوں میں اِن بندگانِ تاریکی و ضلالت کو جو ہزیمت پہونچی۔ وُہ آپ کے بے نظیر صبر اور آپ کی نیم شبی دعاؤں اور خدا تعالیٰ کے حضور آپ کے گریہ و بکا کا ہی نتیجہ تھی۔ آج بھی انہی ہتھیاروں سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ بس وُہ آنکھیں جو آج سے کچھ عرصہ پہلے مقدس مرکز کے منظر مظلومیت پر خونابہ فشانی کر رہی تھیں۔ وُہ دل جو بیدردوں کی طرف سے ظلم و ستم کی ناوک افگنیوں کے باعث دو نیم تھے۔ اور وُہ زبانیں جو مظلومیت کی پکار کرتی ہوئی خدا تعالیٰ کے حضور فغاں سنج تھیں۔ ابھی آسودہ خاطر اور فارغ البال نہ ہوں۔ کہ ان کی مشغولیت کا ابھی بہت کچھ سامان باقی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز امسال چودہ روزے رکھنے اور خصوصیت سے دعائیں کرنے کے متعلق ایک خطبہ میں ارشاد فرما چکے ہیں کہ " اگر تم اس سال پہلے دو سالوں سے بھی زیادہ خدا تعالیٰ کی قدرت کے شاندار نظارے دیکھنا چاہتے ہو۔ تو گزشتہ سالوں کے چالیس دنوں کے مقابلہ میں اس سال سات ماہ تک مسلسل دُعائیں کرو "۔ خدا تعالیٰ کا بھی یہی ارشاد ہے۔ جو اس نے قرآن مجید میں دیا۔ کہ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ پس ان دنوں خصوصیت کے ساتھ اپنے آپکو آستانۂ الٰہی پر جھکا دو۔ اور نہایت تضرع کے ساتھ خدا تعالیٰ سے نصرتِ حق کی دعائیں کرو۔ تا وہ حق اور باطل میں پھر ایک بار بین اور نمایاں امتیاز قائم کر کے دکھلا دے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبات

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے اعتراضات کے جواب

(۱)

ناقابل فراموش واقعہ

۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کا واقعہ تاریخ احمدیت میں ناقابلِ فراموش واقعہ ہے۔ وہ دن خدا تعالےٰ کی قدرت ثانی کا دن تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کے صدمہ سے جماعت احمدیہ کے دل بیٹھ رہے تھے۔ بڑے بڑے کہلانے والے نظامِ خلافت کو مٹانے پر کمربستہ تھے۔ خدا کی اس مقدس جماعت کی زمام خلافت ایسے ہاتھوں میں سونپ دی گئی تھی۔ جو اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے اپنی طرف سے تیار نہ تھے نہ علم تھا نہ تجربہ۔ مگر آج جبکہ اس خلافت پر قریباً ربع صدی گزر رہی ہے واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ فی الواقعہ حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہٖ کا انتخاب خدائی انتخاب تھا۔ اور ہر مرحلہ پر اللہ تعالیٰ ہی آپ کا حافظ و ناصر تھا۔ اسی نے اپنی قدرتِ ثانیہ کی تجلی کے طور پر جماعت کے دلوں کو تقویت بخشی۔ ہر آنے والا دن حاسدوں کے سینے ان کے دکھ کو بڑھانے والا اور ان کے بغض و عناد میں اضافہ کا باعث ہوتا ہے۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللّٰہ مرضا۔

نظام خلافت کی اہمیت

نظامِ خلافت کی اہمیت و ضرورت اظہر من الشمس ہے۔ حتےٰ کہ اب تو منکرینِ خلافت بھی اپنی بقا اور ترقی کے لئے "واجب الاطاعت" مرکزی شخصیت کو ضروری قرار دے رہے ہیں ۱۴ مارچ ۱۹۳۷ء کے آخری جمعہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کے دردناک واقعات کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو یہ سبق ہمیشہ یاد رکھنے کی تاکید فرمائی۔ اور بتایا کہ محض خدا تعالےٰ کا ہاتھ ہے۔ جو آج تک اس سلسلہ کی دستگیری کرتا رہا ہے۔ اور آئندہ بھی کرے گا۔ یہ خطبہ غیر مبائع حضرات کے لئے بہت بڑا درس عبرت ہے کسی غیر مبائع بھائی نے یہ خطبہ جمعہ جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے سامنے پیش کر دیا۔ آپ سخت برافروختہ ہوئے اور اپنی شانِ سبابی کا پورا پورا مظاہرہ کرتے ہوئے "خلیفہ صاحب قادیان کے جلالی خطبوں پر ایک نظر" کے عنوان کے ماتحت "پیغام صلح" میں سلسلہ مضامین شروع فرما دیا۔

ایک خطبۂ نکاح

سب سے اول آپ نے اس خطبہ سے بیشتر کے ایک دوسرے خطبۂ نکاح (الفضل ۱۲ مارچ) پر توجہ فرمائی ہے۔ اس خطبۂ نکاح کے وقت مسجد مبارک قادیان میں دھلی سے آنے والے ایک شخص نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رقعہ پیش کیا کہ" فلاں مولوی صاحب کہتے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے کہا ہے۔ اگر میاں محمود مسئلہ کفر میں اصلاح کر لیں۔ تو میں اور بہت سے دوسرے لوگ ان کی بیعت کر لیں گے۔"

حضور نے ضمنی طور پر اسی وقت اس کا جواب دے دیا۔ اور نفس روایت کے متعلق فرمایا کہ "غالباً یہ تجویز کرنیوالے کا اپنا اختراع ہوگا۔" حضور کا جواب جس قدر نصرت الٰہی پر وثوق۔ اپنے عقائد کی صحت پر یقین اور روحانیت سے لبریز ہے۔ وہ اس خطبہ کے پڑھنے سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ مگر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو ان امور سے کیا واسطہ؟ وہ لکھتے ہیں۔

" دنیا جانتی ہے۔ کہ یہ ایک فرضی بات ہے۔ نہ کبھی مولوی محمد علی صاحب نے ایسا کہا۔ اور نہ ایسا کہنے کی ضرورت ہے۔ میاں محمود احمد صاحب مسئلہ کفر کو چھوڑ بھی دیں۔ تو بھی ہم ان کی مطلق الکل خلافت کو سراسر بدعت اور اسلامی اصول کے خلاف سمجھتے ہیں۔"

(۲۳ اپریل ۱۹۳۷ء)

ہمیں اس بات کے ماننے میں کوئی عذر نہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے ان دنوں یہ بات نہ کہی ہو۔ ان کے دھلوی مولوی صاحب نے غلط فہمی سے ایسا سمجھا ہو۔ یا لکھنے والے نے محض اپنے اختراع سے ایسا لکھا ہو۔ اس امر کو تو خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ میں واضح فرما چکے ہیں مگر افسوس کہ ڈاکٹر صاحب کا یہ ارشاد کہ مولوی محمد علی صاحب نے کبھی بھی ایسا نہیں کہا سراسر غلط بیانی پر مشتمل اور واقعات کے خلاف ہے۔

پیغام صلح کے بعض اقتباسات

ہم ذیل میں پیغام صلح ہی کے بعض اقتباسات سے ہی اس غلط بیانی کو ثابت کرتے ہیں

(۱) پیغام صلح کے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا ہے۔

"پیارے ناظرین ہم آپ کو یقین کئی دلاتے ہیں۔ کہ ہم حضرت صاحبزادہ صاحب (سیدنا محمود حفظہ اللہ۔ ناقل) کو اپنا ایک بزرگ اور امیر اور ملجا اور ماویٰ سمجھتے ہیں۔ اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں۔ اور دل سے ان سے محبت کرتے ہیں والسلام علی ما نقول شہید۔ صرف اعتقاد میں فرق ہونے کی وجہ سے ہم ان سے بیعت نہیں کر سکتے"۔

(۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

(۲) شملہ سے ایک ضروری چٹھی کے زیر عنوان لکھا ہے۔

" میں میاں صاحب کو اس مسئلہ (کفر) کے سوا ہر طرح لائق و فائق اور متقی و پرہیزگار جانتا ہوں۔ اور اگر وہ اس مسئلہ کو چھوڑ دیں۔ بلکہ جو مذہب حضرت صاحب اور خلیفہ اول کا تھا۔ اسی پر قائم ہو جائیں۔ تو ان کو خلیفہ مان لینے میں کسی کو بھی اختلاف کی ضرورت نہیں ہے"

(پیغام صلح ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء)

(۳) غیر مبایعین کی پہلی مجلسِ شوریٰ جس کے ممبران میں پہلا نمبر مولوی محمد علی صاحب کا ہے۔ چند ریزولیوشن پاس کرتی ہے۔ جن میں سے ایک ریزولیوشن حسب ذیل ہے۔

" صاحبزادہ صاحب کے انتخاب کو اس حد تک ہم جائز سمجھتے ہیں۔ کہ وہ غیر احمدیوں سے احمد کے نام پر بیعت لیں۔ یعنے اپنے سلسلہ احمدیہ میں ان کو داخل کریں۔ لیکن احمدیوں سے دوبارہ بیعت لینے کی ہم ضرورت نہیں سمجھتے۔ اس حیثیت میں ہم انہیں امیر تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

(پیغام صلح ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء)

ہر سہ اقتباسات صاف بتا رہے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافتِ حقہ کے تسلیم کرنے میں غیر مبایعین کی انانیت اور نفس پرستی کے علاوہ اگر کوئی چیز روک بتائی جاتی تھی تو وہ صرف مسئلہ تکفیر تھا۔ آج ڈاکٹر صاحب غلط بیانی کر کے جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہے ہیں۔ اور ناواقفوں کو مغالطہ دینے کی کوشش کرتے جائیں۔ لیکن وہ مندرجہ بالا اقتباسات کے علاوہ اس واضح حوالہ کو کس طرح چھپا سکیں گے؟

173
Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تجویز یہ ہوا۔ کہ صاحبزادہ صاحب کو اگر وُہ مسئلہ کفر پر زور نہ دیں۔ تو امیر مان لیا جائے۔ لیکن سلسلہ کی مطاع انجمن ہی ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا فیصلہ ہے۔ ہاں جن کا انشراح صدر ہو۔ وُہ بیعت بھی کرلیں۔ لیکن ہر احمدی پر بیعت لازمی نہ ہو" (پیغام ۵ر اپریل ۱۹۱۴ء)

اس تجویز کو مولوی محمد علی صاحب "نہایت ہی مُبارک تجویز" قرار دے چکے ہیں۔ (پیغام صلح ۲۔ اپریل) ان حالات میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا تازہ بیان بالکل دُور از حقیقت اور مونہہ چڑانے والی بات ہے۔ ہاں "مطاع الکل خلافت" کا سوال بھی اب تو اہلِ پیغام خود حل کر چکے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"پھر کہتا ہوں۔ کہ نظام کی بُنیاد ایک ہی بات پر ہے۔ کہ اسمعوا واطیعوا۔ سُنو اور اطاعت کرو۔ جب تک یہ رُوح نہ پیدا ہو جائے۔ جب تک تمام افرادِ جماعت ایک آواز پر حرکت میں نہ آجائیں۔ جب تک تمام اطاعت کی ایک سطح پر نہ آجائیں ترقی محال ہے" (پیغام ۲۷ر فروری ۱۹۳۷ء)

معلُوم ہوتا ہے۔ کہ یا تو ڈاکٹر صاحب درپردہ مولوی محمد علی صاحب کے "مطاع الکل" بننے کی کوشش پر پانی پھیرنا چاہتے ہیں۔ اور یا وُہ ہنوز قادیان کو چھوڑ کر لاہور جاتے وقت کے پرانے سبق کی رٹ لگا رہے ہیں۔ حالانکہ اس سبق کا معلم اول بھی اب تو اس کی تغلیط کر رہا ہے۔ ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حسب عادت ڈاکٹر صاحب نے محض "محمودیوں" کو چڑانے کے لئے مطاع الکل خلافت کو "سراسر بدعت اور اسلامی اصُول کے خلاف" لکھ دیا ہو۔ حالانکہ وُہ خود بھی چھ برس تک حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کی مطاع الکل خلافت کو مانتے رہے ہیں۔ اور شاید دل میں مولوی محمد علی صاحب کو بھی مطاع الکل دیکھنے کے متمنی ہوں۔

ٹ

خلافتِ ثانیہ کی صداقت کی ایک دلیل

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا تھا:۔

"یہ لوگ علی الاعلان کہتے پھرتے تھے۔ کہ ہمارے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبعین میں سے ۹۸ فیصدی لوگ ہیں۔ اور میاں محمود کے ساتھ صرف دو فیصدی"

ڈاکٹر صاحب اس بیان کو "شرمناک غلط بیانی" قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"وُہ کبھی بھی اکیلے نہ تھے۔ اور نہ کبھی ہم نے کہا۔ کہ ہم ۹۸ فیصدی ہیں۔ اور میاں محمود احمد صاحب ۲ فیصدی ..... وُہ کونسا زمانہ تھا۔ جب ہم کہتے پھرتے تھے۔ کہ ہم ۹۸ فیصدی ہیں۔ ایسی غلط بیانیاں ہی آج کل دُنیا داروں کو مذہب پر ہنسنے کا موقعہ دیتی ہیں۔ وُہ جب دیکھتے ہیں۔ کہ ایک مذہبی پیشوا جو خدا کا لاڈلا خلیفہ بنا پھرتا ہے۔ اس قسم کی غلط بیانیاں مسجد کے ممبر پر کھڑے ہو کر کرتا ہے تو وُہ اگر دہریہ نہ بن جائیں۔ تو اور کیا کریں...... سوائے معدودے چند اشخاص کے میاں صاحب کے ساتھ ساری جماعت تھی"

(پیغام صلح ۲۳ر اپریل ۱۹۳۷ء)

ڈاکٹر صاحب کا یہ دل آزار بیان اہلِ "پیغام" کے لئے خاص طور پر قابلِ غور ہے۔ اخیر پر ڈاکٹر صاحب نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تیار کردہ جماعت "سوائے معدُودے چند اشخاص" کے روزِ اول سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ تھی۔ اور ساتھ ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ بیان خلافت ثانیہ کی صداقت کی ایک دلیل اور غیر مبایعین کے "غیر سبیل المومنین" کے متبع ہونے پر زبردست برہان ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے اخبار "الفضل" ۷ر مارچ ۱۹۱۴ء کے اقتباس سے ظاہر کیا ہے۔ کہ اس تاریخ تک پنجاب کے آٹھ اضلاع اور ہندوستان کے آٹھ بڑے شہروں کی جماعتوں کی اکثریت نے خلافتِ ثانیہ کو تسلیم کر لیا۔ اور انتخابِ خلافت کے وقت بیرونی احباب کے کثیر حصّہ نے بیعت کر لی تھی اخبار الفضل کے یہ بیانات بالکل درست ہیں۔ ناقابلِ انکار واقعات ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کی نُصرت کا عظیم الشان نشان تھا۔ کہ اُس نے تمام ناسا عد حالات کے باوجُود دس روز کے اندر ہی اندر مومنوں کے دلوں کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی حلقہ بگوشی میں داخل کر دیا۔ ان اقتباسات سے یہ استدلال کرنا کہ اہلِ پیغام نے کبھی نہیں کہا۔ کہ "ہمارے ساتھ ۹۸ فیصدی لوگ ہیں۔ اور میاں محمُود کے ساتھ صرف دو فیصدی" بالکل غلط اور اپنے آپ کو مغالطہ دینا ہے۔ یہ تو ہمارے زندہ خدا کی قدرت نمائی تھی۔ کہ ان ۹۸ فیصدی کے دعویداروں اور بڑے بڑے لوگوں کو چند ہی دنوں میں اپنی حقیقت کا پتہ لگ گیا مگر یہ ایک واقعہ ہے۔ کہ غیر مبایعین اور ان کے اکابر نے بار بار کہا۔ کہ اکثریت ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ ان کے تحریری بیانات اور وُہ بھی جو ان کے اخبار "علے الاعلان" شائع ہو چکے ہیں۔ پیش کئے جاتے ہیں:۔

غیر مُبایعین کے تحریری بیانات

ا۔ "ایک شخص کو بغیر شوریٰ اور ان لوگوں کی آراء لینے کے جو کہ اپنا مال و جان اس کے سپرد کرنے کو ہیں۔ صرف ان چند لوگوں کی مرضی سے ...... ایک ایسی قوم کا لیڈر بنا دیا جائے۔ جس نے ساری دُنیا سے مذہبی جنگ ٹھان رکھی ہو"

(۲۲ر مارچ ۱۹۱۴ء)

۲۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قادیان میں حاضر لوگوں کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"حاضر الوقت جماعت میں سے نصف کے قریب لوگوں نے بیعت نہ کی۔ اور افسوس کرتے ہُوئے مسجد سے چلے آئے" (پیغام ۲۲ر مارچ ۱۹۱۴ء صفحہ ۳)

۳۔ ایک غیر مبایع لکھتے ہیں:۔

"اخبار خلافت جس سے مُراد "الفضل" ہے کی جانب سے کہا جاتا ہے کہ قادیان میں اس موقعہ پر دو ہزار آدمی نے بیعت کی۔ لیکن دُوسری طرف جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن جو ایک نوجوان مخلص احمدی ہیں۔ اس تعداد کی تکذیب فرماتے ہیں۔ بلکہ ان کے نزدیک نصف سے زیادہ لوگ .... واپس چلے گئے .... جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو اس صریح جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ متصور تھا۔" (پیغام ۲۹ر مارچ ۱۹۱۴ء)

۴۔ ایڈیٹر "پیغام" "مسئلہ خلافت کے متعلق قوم کی آواز" کے عنوان سے بعض خطوط کے اندراج سے پیشتر تمہیداً لکھتے ہیں:۔ "ان خطُوط سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس بارہ میں قوم کے ایک کثیر حصہ کا خیال متفقہ طور پر کیا ہے۔ اور مجوزہ خلافت کی بابت قوم کی کیا رائے ہے"

(پیغام ۲۴ر مارچ ۱۹۱۴ء)

۵۔ "اگر صاحبزادہ محمود احمد صاحب پر بھی جماعت کے کل افراد کا اسی امر پر اتفاق ہوتا۔ کہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے بعد صرف وُہی ایک اس قابل ہیں۔ کہ لوگوں کو سلسلہ میں داخل کرنے کے لئے ان سے بیعت لیں۔ تو اس حالت میں ایسا ہونا بالکل جائز تھا۔ لیکن اب جبکہ اس کے برخلاف جماعت کا بہت حصّہ آپ کو اس امر کے لئے پسند نہیں کرتا الخ" (پیغام ۹ر اپریل ۱۹۱۴ء)

۶۔ "اگر آج حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے چھ سال بعد جماعت کا دسواں حصّہ بھی سوائے مسیح موعودؑ کے کسی ایک شخص پر جمع نہیں ہو سکتا۔ تو آئندہ کیا حال ہوگا" (پیغام ۲۸ر اپریل ۱۹۱۴ء صفحہ ۳)

۷۔ "کئی لاکھ احمدیوں میں سے صرف چند ہزار ہی اصلی احمدی سمجھے گئے ہیں"۔

(پیغام ۲ر اپریل ۱۹۱۴ء صفحہ ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۸) افسوس مؤیدین خلافت کی تعداد کہنے کو تو دو ہزار بتلائی جاتی ہے لیکن دراصل ایسے مؤیدین کی تعداد جو موجودہ خلافت کے مضرات سے باخبر ہوں اس قدر کم ہے۔ کہ جن کی تعداد چالیس مومن تو ایک طرف رہے۔ دس کے ہندسہ تک بھی نہیں پہونچ سکتی"۔

(پیغام ۱۹ر اپریل ۱۹۱۴ء)

ان عبارتوں سے واضح ہے کہ اہلِ پیغام کے نزدیک سیدنا حضرت امیر المومنین حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ تعالےٰ کو خلیفہ منتخب کرنے والے چند لوگ تھے۔ حاضر الوقت لوگوں میں سے نصف سے زیادہ نے بیعت نہ کی۔ قوم کا کثیر گروہ۔ اور جماعت کا بہت حصہ اس کے خلاف تھا۔ جماعت کے دسویں حصہ نے بھی بیعت نہ کی۔ کئی لاکھ احمدیوں میں سے صرف چند ہزار نے ہی بیعت کی۔ مؤیدین خلافتِ ثانیہ کی تعداد "دس کے ہندسہ تک بھی نہیں پہونچ سکتی تھی۔"

جماعت کا دسواں حصہ دس فیصدی ہوتا ہے۔ پھر کئی لاکھ میں سے چند ہزار کی نسبت معلوم کرنے کے لئے اگر چند ہزار سے دس ہزار بھی مراد لے لیں۔ اور کئی لاکھ سے پانچ لاکھ سمجھ لیں۔ تو صرف دو فیصدی بنتا ہے۔ آخری عبارت میں تو صرف دس مؤید قرار دیئے گئے ہیں۔

ان عبارتوں کی موجودگی میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا آج یہ لکھنا کہ ہم نے کبھی نہیں کہا کہ ہم ۹۸ فیصدی ہیں۔ اور میاں محمود احمد صاحب ۲ فیصدی کہاں تک راستی پر مبنی قرار دیا جا سکتا ہے۔؟ کیا ہم یہ تسلیم کریں کہ ڈاکٹر صاحب کا حافظہ قائم نہیں رہا۔ یا آپ جان بوجھ کر اس قدر صداقت کا خون کر رہے ہیں؟

فیصلہ کن تحریر

ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں۔ "وہ کونسا زمانہ تھا جب ہم کہتے پھرتے تھے کہ ہم ۹۸ فی صدی ہیں۔" گویا آپ کو اب وہ زمانہ ہی یاد نہیں رہا۔ پھر کہتے ہیں کہ "سوائے معدودے چند اشخاص کے میاں صاحب کے ساتھ ساری جماعت تھی۔"

امید ہے کہ مندرجہ بالا حوالجات سے آپ کو وہ زمانہ یاد آ کر اپنی غلط بیانی کا علم ہو گیا ہوگا۔ لیکن اگر ابھی کچھ کسر باقی ہے۔ تو لیجئے ہم ایک اور فیصلہ کن تحریر پیش کر دیتے ہیں مولوی محمد علی صاحب مولوی غلام حسن صاحب پشاوری شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مولوی صدر الدین صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اپنے دستخطوں سے "ضروری اعلان" میں لکھا تھا۔

"کیوں وہ بات جو خلیفہ اول کے لئے جائز نہ تھی۔ حالانکہ ساری قوم ان کے ہاتھ پر بیعت کر چکی تھی۔ آج ایک ایسے خلیفہ کے لئے جائز ہو گئی جس کو ابھی بمشکل قوم کے بیسویں حصہ نے خلیفہ تسلیم کیا ہے۔"

(پیغام صلح ۵ر مئی ۱۹۱۴ء)

اہلِ پیغام کے ان چھ بزرگوں کا یہ بیان سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی حرفاً حرفاً تصدیق کر رہا ہے۔ ان اکابر کے قول کے مطابق خلافتِ ثانیہ کے انتخاب کے پونے دو ماہ بعد تک بھی "بمشکل قوم کے بیسویں حصہ" نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو خلیفہ تسلیم کیا تھا۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب "بمشکل بیسویں حصہ" کی نسبت معلوم کر کے اپنی شرمناک کذب بیانی پر شرمندہ ہوں یا نہ ہوں۔ ہم باقی غیر مبائع اصحاب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی اس کھلی دروغ بیانی کے پیشِ نظر ان کے دعوئے روحانیت کو جانچیں۔

بات صاف ہے یا تو جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اور دیگر پانچ بزرگوں کو "بمشکل قوم کے بیسویں حصہ" والے بیان میں دروغ گو قرار دیا جائے یا پھر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی کذب بیانی پر صد ہزار نفرین کیا جائے۔ اگرچہ اہلِ پیغام ہم سے بہت دور جا رہے ہیں مگر میں انہیں کہتا ہوں۔ وہ اگر ڈاکٹر صاحب کے ان ناپاک حملوں کے لئے حرکت میں نہیں آتے۔ جو وہ ہمارے پیارے امام اور لاکھوں کے واجب الاطاعت خلیفہ برحق پر کرتے رہتے ہیں۔ تو کم از کم انہیں اس مرتبہ حق و صداقت کے لئے ہی ڈاکٹر صاحب کی کھلے بندوں تردید کرنی چاہیئے۔ خدارا سوچو کہ مخلوق کو دہریہ بنانے والا ہمارے پیارے خلیفہ نصرہ اللہ نصراً عظیما کا صداقت شعار بیان ہے۔ یا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی کھلی غلط بیانی؟

خاکسار - ابو العطاء جالندھری قادیان

صوبہ سندھ اور جماعت احمدیہ

سندھ میں احمدی جماعتیں

سندھ ایک ایسا صوبہ ہے جس کے ضلع تھرپارکر میں ۱۹۰۱ء میں پنجابی زمینداروں کو لا کر جنگلات آباد کئے گئے تھے اب اس میں لاکھوں کی تعداد میں پنجابی مسلمان زمیندار آباد ہیں۔ اور بعض علاقوں کے علاقے سندھی مسلمانوں سے معمور ہیں۔ علاوہ ازیں بوجہ سندھ میں پنجابی مسلمانوں کے بکثرت آباد ہو جانے کے یہاں کی رسوم اور زبان پر بھی پنجابیوں کا بہت بڑا اثر پڑا ہے۔ اور سب شہروں میں اردو لکھا پڑھا اور بولا جاتا ہے۔ یہاں پر احمدیت کی ترقی خدا تعالےٰ کے فضل سے سہولت سے ہو سکتی ہے۔ یہ ملک پہلے بہت گرم تھا۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے یہاں کی آب و ہوا بدل کر پنجاب کی طرح ہو رہی ہے۔ صوبہ بھر میں تیس جگہ کم و بیش احمدیہ جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ سندھ میں صدر انجمن کے اراضی خریدنے کے باعث یہاں بہت سے احمدی آباد ہو چکے ہیں لیکن ابھی تبلیغی مساعی میں بہت کمزوری ہے۔ اس کی ایک وجہ تو آبادی کی قلت اور دوسرے تعلیم یافتہ لوگوں کی کمی تیسرے پیروں اور رئیسوں کی غفلت اور دین سے بے پروائی ہے کئی دیہاتی جماعتیں حسب تحریکِ جدید اوقات وقف کر رہی ہیں۔ بہتوں نے وصیتیں بھی کی ہیں۔ اور تبلیغی جلسے بھی ہو رہے ہیں۔ بالخصوص تبلیغ میں انجمن احمدیہ کا جھیڈو و کوٹ احمدیاں کافی حصہ لیتی ہیں۔ اور شہری جماعتوں میں سے سکھر اور کراچی کی جماعتیں محنت سے کام کرتی ہیں بعض احباب لٹریچر خرید کر اور زر کثیر کو دے کر بھی تبلیغ کر رہے ہیں۔ ایسے احباب میں سے قابلِ ذکر بابو عطاء اللہ صاحب چودھری غلام حیدر صاحب صوفی غلام محمد صاحب اور مولوی مہر الدین صاحب ہیں۔

کوٹ احمدیاں کا ماہوار جلسہ

انجمن احمدیہ کوٹ احمدیاں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ ماہوار تبلیغی جلسے کر کے مقامی احباب کو تقریروں کے لئے تیار کرے گی۔ چنانچہ حسب فیصلہ مورخہ ۲۵ر اپریل ۱۹۳۷ء کو ان کا جلسہ چک ۱۵۱ میں زیر صدارت چودھری غلام حیدر صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد چودھری غلام حیدر صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ جس میں مخالف حالات میں عروج احمدیت اور مخالفین کی ناکامی اور احمدیت کی چار سو عالم میں ترقی و شہرت پر روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر خاکسار نے کی۔ جس میں منہاج نبوت پر نصرت الٰہی کو سورۂ والنصر سے بیان کیا۔ اور معیار صادقین بیان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارات تبلیغ رسالت سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اقوام عالم کو متحدیانہ دعوتیں سنا کر حضور کے الٰہی رعب و تحدی کو بیان کیا۔ غرض جلسہ بڑے امن سے ہوا اور اہلِ دیہہ توجہ سے سنتے رہے۔ بعد میں بعض نے اپنے گاؤں میں اس سلسلہ کو جاری رکھنے کی خواہش کی۔ دوسرے جلسہ کا اعلان ۳۰ مئی کی تاریخ پر کوٹ احمدیاں

174

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سائنس اور مذہب"

سائنس اور مذہب کے مابین ایک تضاد اور تقابل سمجھا گیا ہے۔ مگر درحقیقت ایسا نظریہ صریحًا غلط ہے۔ ظاہری تضاد کی مندرجہ ذیل تین صورتوں کے مطالعہ سے اس نظریہ کی غلطی روشن ہو جاتی ہے۔

اول:۔ سائنس اور مذہب کا دائرۂ عمل ایک دوسرے سے الگ اور مختلف ہے۔ جب تک دونوں میں سے ہر ایک کا عمل اپنے دائرہ کے اندر اندر ہو۔ سائنس اور مذہب کا کوئی ٹکراؤ نہیں ہوتا۔ لیکن جونہی کہ حامیانِ سائنس یا حامیانِ مذہب اپنے دائرہ عمل کی حدود سے تجاوز کر کے دوسرے کی حدود میں بے جا دخل اندازی شروع کر دیں۔ تب بظاہر ایک مقابلہ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

سائنس کا دائرہ عمل جسمانیات اور مادیات تک محدود ہے۔ سائنس کی تمام تحقیق کی غرض مادی اشیاء کے خواص اور ان خواص سے زیادہ سے زیادہ عملی فائدہ اٹھانے کیلئے قوانین قدرت کی دریافت کرنا ہے۔ اور اس غرض کے حصول کیلئے جسمانی حواس اور مادی طاقتیں ہی استعمال میں لائی جاتی ہیں جسمانی حواس اور مادی طاقتیں اس بات سے کلی طور پر قاصر ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ جیسی روحانی اور غیر مادی ہستی کو محسوس کر سکیں۔ بصارتِ مادیہ کو یہ طاقت حاصل نہیں ہے۔ کہ موت کے کثیف پردہ کو (جو موجودہ دنیا کے واقعات اور حالات مابعد الموت کو جدا کر رہا ہے) چیر کر اگلے جہان کے حالات کو دیکھ سکے۔ لہٰذا حامیانِ سائنس کے لئے ہرگز واجب نہیں۔ کہ مادیات کے دائرہ سے تجاوز کر کے عالم روحانی میں دخل انداز ہو کر یوں کہیں۔ کہ چونکہ ہماری مادی طاقتیں خدا تعالےٰ کے وجود یا عالم ثانی کی دریافت سے قاصر رہی ہیں۔ لہٰذا عدم وجود باری تعالےٰ یا عالم ثانی ثابت ہو گیا۔ یہ ایک موٹا اصل ہے۔ کہ عدم علم عدم شے کو مستلزم نہیں کیا مادی حواس عالم مادی ہی کی تمام اشیأ کے علم پر حاوی ہو چکے ہیں۔ کیا مادی عالم میں لاانتہا مادی اشیاء ابھی ایسی موجود نہیں ہیں۔ جن پر ابھی تک سائنس کے علم نے احاطہ نہیں کیا۔ پھر کیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ عالم مادی میں بھی مزید تحقیقات کا دروازہ سائنس کے لئے بند ہو چکا ہے اور موجودہ معلومات سے زائد اور کسی شے کا وجود ہی نہیں۔ نیز کیا یہ ممکن نہیں کہ روحانی وجودوں تک رسائی حاصل کرنے کے لئے حواس جسمانی اور مادی طاقتوں کے علاوہ بعض نئی قسم کے روحانی حواس اور روحانی طاقتوں کے استعمال کی ضرورت ہو؟

اسی طرح مذہب کا دائرہ عمل عالمِ روحانی کی تحقیقات سے تعلق رکھتا ہے مذہب روح کی اخلاقی طاقتوں کی تربیت کر کے حواس روحانی میں ایسی تیزی اور نئی طاقت پیدا کرتا ہے۔ کہ انسانی روح خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے قابل ہو جاتی ہے۔ لیکن حامیانِ مذہب کے لئے یہ امر مناسب نہیں کہ اپنے دائرۂ عمل سے تجاوز کر کے سائنس کے مادی دائرۂ عمل میں بے جا طور پر دخل انداز ہوں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ حامیانِ سائنس کی مانند یہ لوگ بھی اسی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں مثلاً یورپ میں جب کسی سائنسدان نے اس امر کا اعلان کیا۔ کہ زمین سورج کے گرد گھوم رہی ہے تو پادریوں نے اس پر کفر کا فتوےٰ لگا دیا۔ اور کہا کہ زمین بوجہ ابن اللہ کا مقام نزول ہونے کے تمام سیاروں سے افضل ہے۔ اور اس بات کی مستحق ہے کہ دیگر سیارے اس کے گرد گھومیں۔ نہ کہ یہ دوسروں کے گرد۔ انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ ہو نہ ہو اس سائنسدان کے کان میں کسی طرح شیطان نے یہ بات پھونک دی ہے۔ اور اسے جلد سے جلد توبہ کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اس سائنسدان کو توبہ کا اعلان کر کے پادریوں اور عوام الناس کی ناراضگی سے بچنا پڑا۔ اسی طرح اکثر اعلان ہمارے ہندوستانی مولویوں اور پنڈتوں کی طرف سے بھی آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔

غرض کہ اپنے دائرہ عمل سے تجاوز اور دوسرے کی حدود میں بے جا دخل اندازی اس ٹکراؤ کا موجب بنی ہے۔ جو مذہب اور سائنس کے درمیان بظاہر نظر آ رہا ہے۔ لیکن یہ دخل اندازی چونکہ ناجائز اور ناواجب ہے۔ لہٰذا اس رنگ میں مذہب اور سائنس کا تصادم بھی محض ظاہری اور غیر حقیقی ہے۔

دوم:۔ سائنس نام ہے۔ اس علم کا جو خدا تعالےٰ کے فعل سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور مذہب وہ علم ہے۔ جو ذات باری تعالےٰ کے قول سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور اللہ جل شانہٗ کے فعل اور قول میں تضاد ناممکن ہے۔ لہٰذا حقیقی مذہب اور حقیقی سائنس کا تصادم بھی ناممکن ہے۔

البتہ ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ سائنسدان فعل باری تعالےٰ سے بعض اوقات صحیح علم حاصل کرنے کی بجائے کسی غلط نتیجہ کو ہی صحیح قرار دے رہا ہو۔ اس صورت میں مذہب کے ساتھ سائنس کا تضاد ممکن ہے۔ مگر یہ تضاد غلط سائنس اور صحیح مذہب کے مابین ہو گا۔ نہ کہ صحیح سائنس اور صحیح مذہب میں اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی مذہبی جماعت کسی غلط عقیدہ کو صحیح مذہب قرار دے رہی ہو۔ اور اس صورت میں غلط مذہب اور صحیح سائنس میں تضاد ہو۔

یاد رہے کہ ہر قسم کی غلطی اور سقم سے مبرّا تو صرف خدا تعالےٰ کا وجود اور اسی کا علم ہو سکتا ہے۔ انبیاء اولیاء اور خلفاء کی معرفت اپنا پاک کلام نازل فرما کر وہ صحیح مذہبی علم بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ مگر ہو سکتا ہے۔ کہ اس کلام الٰہی کے سمجھنے میں کوئی ظاہری عالم مولوی پنڈت یا پادری غلطی کر رہا ہو۔ ایسے غلط مذہبی خیال کا صحیح سائنس کے ساتھ تصادم بالکل ممکن ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ جس سائنس اور جس مذہب میں تضاد ہو ایک ہی وقت میں وہ دونو ہی غلط ہوں۔ مگر یہ ممکن نہیں کہ صحیح مذہب اور صحیح سائنس میں تضاد ہو۔

سوم:۔ یوں سمجھئے کہ دو قومیں الف اور ب اپنے اپنے ملک کی حدود کے اندر امن سے مصروف کار ہوں۔ مگر یک لخت ایک قوم کی نظر دوسری پر پڑتی ہے۔ اور دونو قومیں ایک دوسرے کو اپنا رقیب خیال کر کے لڑائی کی ٹھان کر صف آرا ہو جاتی ہیں۔ کچھ ایسا ہی واقعہ حامیانِ مذہب اور حامیانِ سائنس کے درمیان ہوا ہے۔ رقابت کی کوئی حقیقی وجہ موجود نہیں۔ مگر جذباتی بناء پر تصادم واقعہ ہو گیا ہے۔

حامیان مذہب کے لئے مناسب ہے کہ بجائے سائنس کو بلا وجہ رقیب خیال کرنے اور مقابلہ میں طاقت ضائع کرنے کے اہلِ سائنس کی امداد کے لئے تعاون اور محبت کا ہاتھ بڑھائیں۔ اور کہیں کہ اے اہلِ سائنس! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مثلاً ہوائی جہاز جیسی مفید شے ایجاد کی۔ لیکن دیکھنا۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ارواح اور قلوب کی اصلاح کے بغیر یہی ہوائی جہاز بجائے فائدہ بخش ثابت ہونے کے شہروں اور ملکوں پر موت بکھیرتے پھریں۔ آؤ ہم دلوں اور روحوں کی مناسب تربیت کر کے حقیقی امن قائم کر دیں۔ اسی طرح اہلِ سائنس کے لئے واجب ہے۔ کہ مذہب کے دائرہ عمل میں بے جا دخل اندازی کی بجائے صلح کے ساتھ آگے بڑھیں۔ اور کہیں۔ کہ اے اہلِ مذہب! ہم آپ ہی کے مقاصد کی خدمت کے لئے کام کر رہے ہیں۔ آؤ ہم جسموں کو صحت اور طاقت میں ترقی دیں۔ تاکہ ارواح بھی باصحت اور مضبوط جسموں کو اپنا آلہ کار بنا کر زیادہ سے زیادہ مفید کام کر سکیں۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنی طاقتوں کا مظاہرہ کر سکیں۔

سائنس علم الاجسام ہے اور مذہب علم الارواح۔ اور جسم اور روح کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ ہر ایک دوسرے کے بغیر بیکار ہے۔ لہٰذا مذہب اور سائنس دونو ہی بنی نوع انسان کی ترقی کے لئے ضروری ہیں؛

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) بدرالدین احمد عفی عنہ
رکن مجلس انصار سلطان القلم۔ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیانِ قدیم کا نسطوری فرقہ

از حضرت مفتی محمد صادق صاحب

ابتدائے عیسائیت میں عیسائی لوگ تثلیث اور کفارہ کے عقائد سے خالی تھے اور اُن کے جو مبلغین اس زمانہ میں دور ملکوں میں نکل گئے ان کے زیر تبلیغ جو لوگ دین عیسوی میں داخل ہوئے۔ اُن میں صدیوں تک موحدانہ عیسائیت اور عبرانی زبان میں دعائیں تھیں۔ اور کوئی تحریری انجیل ان میں نہ تھی۔ جیسا کہ جنوبی ہندوستان کے عیسائی جو تھوما حواری کے عیسائی کہلاتے ہیں۔ وہ جب تک کہ رومن کیتھولک مشنریوں کے زیر اثر نہ ہوئے توحید اور ایک سادہ عیسائیت پر قائم رہے۔ ان کا مفصل حال جو میری تحقیقات سفر مدراس کا نتیجہ تھا۔ میں نے اپنی تصنیف بائبل کی بشارات بحق سرور کائنات میں درج کر دی ہے۔

اسی ابتدائی زمانہ کے عیسائی فرقوں میں سے ایک فرقہ نسطوری تھا۔ جو اس وقت صرف کردستان میں پایا جاتا ہے۔ جہاں ان کا اسقفِ اعظم بنام مارشمعون شہر قدشہ میں رہتا ہے۔ ممالک ایشیا میں عیسائیت کی اشاعت زیادہ تر اسی فرقہ کے عیسائیوں نے کی اور ایرانی سلاطین کے عہد میں تیسری اور چوتھی صدی عیسوی میں عیسائیوں نے بہت سی مخالفانہ تکالیف اور مصائب کے درمیان اپنے دین اور عقائد کو قائم رکھا اور شاہانِ ایران بالخصوص شاپور اور اردشیر کے زمانہ میں بڑے بڑے دکھ اٹھائے اور ہزارہا عیسائی مختلف مقامات میں شہید کئے گئے۔ مگر ان شہادتوں سے عیسائیوں کی اشاعت اور بھی زیادہ ہوئی۔ اور اُن کا مذہب نہایت سرعت کے ساتھ بڑھتا ہوا چین ہندوستان تک پھیل گیا۔ یہاں تک کہ حکام اور بادشاہ بھی ان میں شامل ہونے لگ گئے۔ یہ قدیمی عیسائی اپنے موحدانہ عقائد اور مخلصانہ اعمال صالحہ کے سبب روح القدس کی تائید حاصل کرنے والے ہوتے تھے۔ اور ان کی کرامات کے بہت سے قصے اس زمانہ کی تاریخی کتب میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ دگرم صاحب کی کتاب تاریخ کلیسائے اسوریا۔ کے صفحہ ۱۸۴ پر لکھا ہے۔ کہ ایران میں چھٹی صدی عیسوی میں مجوسی قوم کے ایک صاحب جو پارسی مذہب کے تھے۔ اور ان کا نام ابہا تھا۔ اپنی قوم میں بڑے عالم مانے جاتے تھے۔ اور علم نجوم کے بڑے ماہر تھے۔ اور علم و فضیلت کے سبب بہت متکبر تھے۔ ایک دفعہ وہ کسی دریا کو عبور کرنے کے واسطے ایک کشتی میں سوار ہونے لگے۔ تو وہاں ایک نسطوری عیسائی یوسف نام بھی سوار تھا انہوں نے حکم دیا۔ کہ یوسف کو اس کشتی سے نکال دو۔ ہم اس کے ساتھ سوار ہونا ہتک خیال کرتے ہیں۔ یوسف خاکساری اور عاجزی سے چپ چاپ کشتی سے اتر گیا۔ اور کچھ رنجش اور ناراضگی کا اظہار نہ کیا۔ اور صبر کے ساتھ دوسری کشتی کے انتظار میں کنارے پر بیٹھ گیا۔ جب کشتی دوسرے کنارے کے قریب پونچی تو ایک ایسی تند مخالفانہ ہوا چلی کہ کشتی لوٹ کر پھر اس کنارے کے قریب واپس آگئی۔ دوبارہ ملاح کوشش کر کے لے گئے تو پھر بھی ایسا ہی ہوا۔ اور کشتی لوٹ آئی۔ تب ابہا نے ملاحوں کو کہا کہ یوسف کو بھی بٹھالو۔ جب یوسف کو بٹھایا گیا۔ تو کشتی سلامت دوسرے کنارے پہنچی۔ اس نشان کو دیکھ کر ابہا بھی نسطوری فرقہ میں داخل ہو گیا۔ اور چونکہ ایک عالم تھا۔ اور سیدھے راستے پر آگیا۔

اس واسطے اس نے جلد روحانیت میں بہت ترقی کی اور بہت سے لوگ اُس کے ذریعہ ایمان لاکر عیسویت میں داخل ہوئے اور ابہائے اعظم کے نام سے وہ مشہور ہوا فرنگر صاحب کی کتاب تاریخ ٹرنکو بار مشن کے صفحات ۲۱ و ۲۲ میں لکھا ہے۔ کہ شملہ میں جو مذہبی صوبہ کا مرکز تھا۔ اس کے ماتحت کشمیر اور کافرستان کے عیسائی بشپ تھے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ اس زمانہ میں کشمیر اور کافرستان میں عیسائی مذہب پھیلا ہوا تھا۔ ایسا ہی پٹنہ بہار نسطوری فرقہ کے عیسائیوں کا ایک بڑا مرکز ہو گذرا ہے۔ گو اب اس میں اس کا کوئی نشان نہیں پایا جاتا۔ کسی زمانہ میں کشمیر کی پہاڑیاں بدھ مذہب کا بڑا مرکز تھیں مگر اب وہاں بدھ مذہب کا کوئی پیرو نہیں ملتا۔ تو اس سے یہ نہیں نتیجہ نکل سکتا۔ کہ پہلے بھی وہاں بدھ نہ تھے زمانہ کے انقلاب قوموں کو بناتے اور پھر ایسا مٹاتے ہیں۔ کہ ان کا نام و نشان مٹ جاتا ہے۔ حال میں ایک کتاب نسطوری فرقہ کے حالات پر پادری سٹیوارٹ صاحب نے لکھی ہے۔ جو مدراس کی کرسچین لٹریچر سوسائٹی نے شائع کی ہے اس میں نسطوری فرقہ کے کارناموں پر مفصل بحث کی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان

معجزہ احیاء موتیٰ

اخبار "الفضل" مجریہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء میں بعنوان "حضرت مسیح موعودؑ اور علم طب" میری بیماری کے متعلق جو نسخہ شائع ہوا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرے لئے ہی تجویز فرمایا تھا۔ جس کا استعمال میں کافی عرصہ تک کرتا رہا۔ میں بالکل مردہ تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی برکت اور آپ کی بتلائی ہوئی دوا کے استعمال سے از سرِ نو مجھ میں زندگی پیدا ہو گئی۔ یہ حضورؑ کی دعا کی قبولیت کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے بہت ہیں جو بیمار ہوتے ہیں۔ اور شفا پاتے ہیں۔ لیکن میرا شفایاب ہونا ایک زندہ نشان ہے۔ جس کے متعلق میں مفصل عرض کرتا ہوں

میں جب بیمار ہوا تو رفتہ رفتہ بیماری نے اس قدر زور پکڑا اور اس قدر کمزور ہو گیا کہ دوائی بھی خود اپنے ہاتھ سے نہیں پی سکتا تھا۔ بلکہ چمچہ کے ساتھ منہ میں ڈالی جاتی اور انگلیوں سے بھی چبائی جاتی میرا شروع سے ہی حضرت والد صاحب مرحوم . . . . . . پٹیالہ کے ایک شریف اور تجربہ کار ڈاکٹر سے جن کا نام کریم اللہ تھا۔ علاج کرواتے تھے مگر

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ ڈاکٹر صاحب نے جواب دے دیا کہ بس دو ایک روز کا مہمان ہے۔ اس روز دہلی کے ایک حکیم صاحب بھی ڈاکٹر صاحب کے پاس بطور مہمان ٹھہرے ہوئے تھے انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔ والد صاحب مرحوم بہت پریشان ہوئے ادھر میری یہ حالت کہ میں کسی کو پہچان بھی نہ سکتا تھا۔ اسی گھبراہٹ میں والد صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود ؑ کی خدمت میں ایک عریضہ اس مضمون کا لکھا کہ مجھے رحمت اللہ سے بہت محبت ہے۔ اگر خدانخواستہ اس کی وفات ہو جائے۔ تو مجھے حضور نصیحت فرمائیں۔ کہ میں اس وقت اپنی حالت کیسی رکھوں۔ اس عریضہ لکھنے کے دوسرے روز ہی رات کو یکدم میری حالت نے پلٹا کھایا۔ اور مجھے خوب نیند آئی۔ صبح حسب معمول والد صاحب مرحوم قارورہ لے کر ڈاکٹر صاحب کے پاس جانے لگے۔ اور مجھ سے بھی دریافت کیا کہ رات کیسی طبیعت رہی۔ میں نے آہستہ سے جواب دیا کہ رات سے تو مجھ کو کوئی بیماری معلوم نہیں ہوتی۔ جسم بہت ہلکا ہے۔ والد صاحب مرحوم نے بہت جوش کے ساتھ بلند آواز سے کئی بار مجھ کو فرمایا رحمت اللہ گواہ رہنا۔ حضرت صاحب ؑ نے تمہارے لئے دعا کر دی ہے۔ حضورؑ کے خط کی تاریخ اور تم کو جس وقت سے افاقہ ہوا۔ وہ یاد رکھنا۔ والد صاحب مرحوم حضرت اقدس ؑ کی دعا کے متعلق بار بار ذکر کر کے بہت خوش ہوتے رہتے۔ اور حسب معمول قارورہ لے کر ڈاکٹر صاحب کے پاس گئے۔ ڈاکٹر صاحب قارورہ دیکھ کر

175
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسکرائے اور فرمایا۔ کہ حکیم صاحب فلاں کمرے میں ہیں۔ ان کو بھی دکھلاؤ۔ حکیم صاحب نے دیکھکر فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب یہ مریض کا تو قارورہ نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا۔ کہ حکیم صاحب ذرا غور سے دیکھیں انہوں نے پھر جواب دیا۔ کہ جس کا یہ قارورہ ہے۔ اس کو کوئی مرض نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ حکیم صاحب یہ تو وہی مریض ہے جس کو میں نے اور آپ نے پرسوں جواب دیدیا تھا۔ حکیم صاحب بہت حیرت سے کہنے لگے۔ کہ ڈاکٹر صاحب آپ نے کونسی دوائی تبدیل کی تھی۔ جو اتنا تغیر ہوگیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ کہ میں نے تو کوئی دوائی تبدیل نہیں کی۔ والد صاحب مرحوم یہ سن کر مسکراتے رہے۔ اس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔ اگلے روز حضور علیہ السلام کا دست مبارک سے لکھا ہوا بند خط پہنچا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ خط پہنچا۔ گھبرائیں نہیں۔ اگر یہ تقدیر مبرم نہ ہوئی تو میری دعا قبولیت کو پہنچ گئی۔ دعا کرنے کے بعد یہ خط لکھا ہے۔ اس کے بعد حضور نے نسخہ روانہ فرمایا۔ جو اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ یہ خط میں نے بطور تبرک اپنے پاس حفاظت سے رکھا ہوا تھا۔ جب والد صاحب کے نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطوط کا مجموعہ شائع ہوا تو اس وقت میں نے اس خیال سے یہ روانہ نہ کیا کہ واپسی پر کہیں ضائع نہ ہو جائے۔ لیکن افسوس کہ فائل سے اب دستیاب نہیں ہو سکا۔

وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ مردے کس طرح زندہ ہوتے ہیں۔ وہ مجھے دیکھ سکتے ہیں۔ میں مردہ تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے زندہ ہوگیا۔

عاجز رحمت اللہ (ابن حضرت مولوی عبد اللہ صاحب سنوری مرحوم)
سنور۔ پٹیالہ

مسئلہ جہاد کے متعلق جماعت احمدیہ کا مسلک

اخبار "مسجد" کی شرمناک بہتان طرازی

اخبار مسجد لاہور ۔۲۳ راپریل ۱۹۳۷ء کی اشاعت میں "خاکساری کی حیات افروز تحریک" کے عنوان کے ماتحت سید سرور شاہ صاحب گیلانی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے مسلمانوں کی موجودہ حالتِ انتشار و باہمی تفریق اور فقدان جوشِ جہاد کا رونا روتے ہوئے جماعت احمدیہ کو فقدان جہاد کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ امت مرحومہ کی قیادت جہاد کا دم بھرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریز نے جب دیکھا کہ جب تک مسلمانوں میں جہاد کا جذبہ باقی ہے۔ ہر لمحہ اس امر کا اندیشہ موجود ہے۔ کہ مسلمان کسی وقت حکومت کے لئے ایک مستقل خطرہ کی صورت پیدا کردے۔ اس لئے مسلمانوں میں سپاہیانہ زندگی اور جذبہ جہاد کو فنا کرنے کے لئے حکومت پرست اور عافیت پسند علماء نے فتوے دیدیا۔ کہ ہندوستان میں اب جہاد اور قتال کی ضرورت نہیں۔ مختلف حلقوں سے بار بار یہی صدائیں بلند ہو گئیں۔ اور رفتہ رفتہ مسلمان تلوار اور سپاہیانہ زندگی سے بالکل بیگانہ ہوکر رہ گیا زندگی اور قوت کی آخری نشانیاں مٹ گئیں۔ اور آج ڈیڑھ سو سال کی غلامی سے مسلمان اس حد تک پہنچ گیا ہے۔ کہ اس کی مرکزیت فنا ہو چکی ہے۔ امارت اور اطاعت کا مفہوم فراموش ہوگیا ہے۔ زندگی اور فلاح کی تمام راہیں مسلمان کیلئے مسدود ہو چکی ہیں۔ اسی اثنا میں قادیان سے ایک تحریک کا آغاز ہوا۔ جس کا حقیقی مقصود و مدعا انگریز کی غیر مشروط اطاعت تھی جہاد اور سپاہیانہ زندگی کے تخیل کو مسلمانوں میں سے فنا کرنے کیلئے اس تحریک نے بہت کامیابی کے ساتھ خدمات سرانجام دیں۔ قادیان کی خانہ ساز نبوت نے صاف اعلان کردیا ؎

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دیں کیلئے حرام ہے بس جنگ اور قتال

سید صاحب! نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اگر آپ کا مدعا تحریک جہاد کا احیاء تھا۔ تو جماعت احمدیہ کو اگر مورد الزام نہ بھی بنایا جاتا۔ تب بھی آپ کی قیادت میں یہ کوئی مشکل عقدہ نہ تھا۔ جو وا نہ ہوتا مسجد شہید گنج کی واگذاری کا مسئلہ پنجاب میں ہی پیدا ہوا تھا۔ اس وقت آپ کی شمشیر آبدار کیوں نیام سے باہر نہ آئی۔ وہ عبارت جو جماعت احمدیہ کے متعلق آپ نے تحریر فرمائی ہے۔ نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس کے لکھتے وقت آپ نے سادات کی ضمیر کا بے دریغ خون کیا۔ چنانچہ پہلا امر یہ ہے کہ آپ نے بانئے سلسلہ احمدیہ کے شعر میں تحریف لفظی سے کام لیا۔ اور جو چیز مفہوم کی جان تھی اس کو تبدیل کردیا۔ مثلاً دیکھئے آپ نے یوں شعر نقل کیا ہے ؎

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دیں کے لئے حرام ہے بس جنگ اور قتال

حالانکہ بس کی جگہ اب ہے۔ اور یہی لفظ ہے جو آپ کے مضمون کی تردید کر رہا ہے۔ اور جس سے ظاہر ہے۔ کہ موجودہ زمانہ چونکہ اُن شرائط کا حامل نہیں جن کے ہوتے ہوئے جہاد جائز ہو سکے۔ اس لئے اب جنگ اور قتال جائز نہیں۔ نہ یہ کہ کسی زمانہ میں بھی جہاد بالسیف جائز نہیں پھر حضرت مرزا صاحب نے اسی شعر میں "دین" کا لفظ تحریر فرما کر صاف اشارہ کردیا۔ کہ میں تو دین اسلام کے لئے لکھ رہا ہوں۔ کہ اسلام میں جنگ اور قتال کا جہاد شرائط سے ہوتا ہے۔ اور وہ بھی اس وقت جبکہ مذہبی آزادی کو مکمل طور پر سلب کر لیا جائے۔ اس زمانہ میں جہاد جائز نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اب کا لفظ زمانہ حال کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ ورنہ اگر کسی زمانہ میں شرائط جہاد پائے جائیں۔ تو جہاد جائز ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تعجب ہے کہ جب کہ اس زمانہ میں کوئی شخص مسلمانوں کو مذہب کے نام پر قتل نہیں کرتا۔ تو وہ (یعنی مسلمان) کس حکم سے ناکردہ گناہ لوگوں کو قتل کرتے ہیں۔" رسالہ جہاد ص۱۳

تبلیغ حق میں فرماتے ہیں:۔

"اس وقت دین کے نام پر تلوار یا ہتھیار اٹھانا سخت گناہ ہے۔ ہم کو ان وحشی سرحدیوں پر افسوس آتا ہے۔ کہ وہ آئے دن جہاد کے نام سے بعض وارداتیں کرکے جو دراصل اپنا پیٹ پالنے کے لئے کرتے ہیں۔ اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ اور امن میں خلل انداز ہوتے ہیں۔ ایک سچے مسلمان کو ان وحشیوں کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں"

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"جاننا چاہیئے۔ کہ قرآن شریف یونہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا۔ بلکہ صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم دیتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی راہ میں لوگوں کو ایمان لانے اور دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ اور اس بات سے کہ وہ خدا تعالےٰ کے حکموں پر کاربند ہوں۔ اور اس کی عبادت کریں۔ ان لوگوں سے لڑنے کے لئے حکم فرماتا جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں۔ اور مومنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں۔ خلق اللہ کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں۔ اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔ اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں۔ اولئک الذین غضب اللہ علیھم ووجب علی المومنین ان یحاربوھم ان لم ینتھوا۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن پر اللہ تعالےٰ کا غضب ہے۔ اور مومنوں پر واجب ہے۔ کہ ان سے لڑیں اگر وہ باز نہ آئیں۔" نور الحق حصہ اول ص۴۵

صنعتی اور زراعتی ترقی کے متعلق حکومت پنجاب کے عزائم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور یکم مئی۔ ہندوستانی ایوان تجارت کا سالانہ اجلاس خان بہادر سردار حبیب اللہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام نے مندرجہ ذیل تقریر کی

میرے متعلق یہ غلط فہمی ہے کہ میں پنجاب کے دوسرے گروہوں کے مفاد کو قربان کر کے زمینداروں کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہوں۔ زمیندار طبقہ سے مجھے بے حد انس ہے۔ مگر مجھ پر یہ الزام عاید کرنا نہ صرف میری توہین ہے۔ بلکہ اس محبت کے اصول کے منافی ہے جو مجھے زمیندار طبقہ سے ہے میرا عقیدہ ہے کہ زمیندار کی بہبود دوسروں کی فلاح سے گہرا تعلق رکھتی ہے

حکومت کا پروگرام

آپ نے سردار حبیب اللہ کی تقریر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ پنجاب یونینسٹ پارٹی صنعتی ترقی کے لئے اہم پروگرام تیار کر چکی ہے یہی پروگرام اب حکومت پنجاب کا پروگرام ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس صوبہ کی دوسری پارٹیوں یا دوسرے صوبوں کی حکومتوں نے اس پروگرام سے بہتر کوئی پروگرام تیار نہیں کیا ہوگا۔ مضبوط حکومت ملک کی ترقی کے لئے نعمت عظمیٰ کی حیثیت رکھتی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ صوبہ پنجاب کی حکومت ہندوستان کے اکثر صوبوں کی حکومتوں سے زیادہ مضبوط ہے۔ حکومت نے صنعتی ترقی کے لئے جو پروگرام بنایا ہے وہ بھی امید افزا ہے اور امید ہے کہ اس سے ملک کو بڑا فائدہ پہنچے گا۔ آپ نے سردار حبیب اللہ کے ان الفاظ سے عدم اتفاق کا اظہار کیا۔ کہ صنعتی پروگرام کے لئے پانچ سال کا عرصہ کافی نہیں۔ آپ نے کہا کہ پانچ سال کے بعد عوام الناس کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ پنجاب میں صنعت کی ترقی کے لئے اچھی بنیاد رکھ دی گئی ہے

بیکاری کا انسداد

آپ نے نوجوان طبقہ کی بیکاری پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر صوبہ کے منور الفکر اصحاب حکومت کی امداد کو نہ پہنچے۔ تو حاصلات کے محدود ذرائع بیکاری کے رفع کرنے سے متعلقہ اقدامات میں حکومت کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ آپ نے بیکاروں کو اطمینان دلایا کہ حکومت ان کی امداد کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھے گی۔ ملک کو صنعتی بنانے کے لئے مندرجہ ذیل امور نہایت ضروری ہیں۔

(۱) مواد خام (۲) اچھی منڈیاں (۳) فنی تعلیم (۴) ماہر مزدور (۵) سرمایہ

ہندوستان میں مواد خام کی افراط ہے۔ اور اگر غیر ملکی تاجر اس ملک میں ارزاں فروشی نہ کریں۔ یہاں ملکی صنعت کی اچھی منڈیاں قائم ہو سکتی ہیں۔ حکومت پنجاب نے عزم کر لیا ہے کہ فنی تعلیم پر زیادہ توجہ اور زیادہ روپیہ صرف کیا جائے۔ تاکہ ماہر مزدوروں کی کمی نہ رہے۔ بہرحال حکومت صنعتی ترقی کے لئے پوری سرگرمی عمل میں لانے والی ہے۔

صنعتی ریسرچ

آپ نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ صنعتی ترقی زیادہ تر کیمیائی ریسرچ پر منحصر ہے۔ میں نے اس موضوع اور معادن کی ریسرچ کے متعلق ڈاکٹر بھٹناگر سے مبادلہ خیالات کیا ہے۔ میں آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ پنجاب یونیورسٹی کی لیبارٹری میں صنعتی ریسرچ کا کام وسیع پیمانے پر ہو رہا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں ڈاکٹر صاحب کے مشورے کے بغیر ان تجارب کے متعلق اس سے زیادہ کچھ کہہ سکتا ہوں۔

خطبہ صدارت

خان بہادر سردار حبیب اللہ نے ہندوستانی ایوان تجارت کے سالانہ اجلاس میں صدارت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے مندرجہ ذیل ایڈریس پڑھا

میرا خیال ہے اصلاح دیہات سے متعلقہ سکیموں کی تکمیل پنجاب کی صنعت و تجارت کو ترقی دینے میں کامیاب ثابت ہوگی۔ ہمارے مواد خام کے لئے دنیا کی منڈیاں بند ہو رہی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں نرخ گھٹتے جا رہے ہیں۔ یہ مصیبت اسی صورت میں رفع ہو سکتی ہے۔ جب کہ ایسی صنعتوں کو ترقی دی جا سکے جن سے مواد خام کی کھپت عمل میں لائی جا سکے۔ اور مزدوروں کی تعداد میں تخفیف ممکن ہو سکے۔ حکومت پنجاب یہ اعلان کر چکی ہے۔ کہ ملک کے ذرائع آمدنی کی تقریب اور بیکاروں کی تعداد کو کم کرنے کے لئے پوری سرگرمی دکھائی جائے گی۔ یہ ہاؤس گورنمنٹ کو یقین دلاتا ہے کہ اس راہ میں وہ ہر وقت حکومت سے تعاون کرے گا صنعت و زراعت کی ترقی کے لئے سائنٹیفک ریسرچ کی صحیح اطلاعات کی فراہمی اور اشاعت نہایت ضروری امور ہیں۔ زراعتی ریسرچ کا کام شروع ہو چکا ہے۔ مگر صنعتی ریسرچ کا کام کرنا نہایت ضروری ہے محکمہ صنعت کو چاہیئے۔ صنعتی اعداد و شمار فراہم کر کے فنی اطلاعات شائع کرے تاکہ ہزاروں نوجوانوں کو اس سے امداد پہنچے۔ حکومت کی طرف سے ایک صنعتی انجنیئر بھی مقرر ہونا چاہیئے جو چھوٹے چھوٹے کارخانوں اور گھریلو صنعتوں کے کام کو شروع کرنے میں امداد دے۔ حکومت کو چاہیئے ضروری تحقیق کے بعد ایسے وسائل اختیار کرے۔ جن سے صوبہ کی صنعتی ترقی کی رفتار تیز ہو سکے۔ کیونکہ چھتری۔ چھری۔ کانٹے۔ آٹا کی مشین۔ صابن سازی۔ عمارتی لکڑی صنعتی و تجارتی تعلیم۔ ہاتھ سے کپڑے بننے کا کام دباغت۔ سپرٹ بنانے کا کام ایسے امور سے تعلق رکھتا ہے۔ جن کی طرف حکومت کو فوری توجہ دینی چاہیئے۔

ہائیڈرو الیکٹرک کمپنی کے نرخ بھی بہت زیادہ ہیں۔ امید ہے کہ متعلقہ محکمہ اس کی طرف ضرور متوجہ ہوگا۔

کندراپاڑا (اڑیسہ) میں انصار اللہ کا جلسہ

مورخہ ۸ اپریل کندراپاڑا کے انصار اللہ کا پہلا جلسہ منشی رحمت اللہ صاحب احمدی کے مکان پر زیر صدارت قریشی محمد حنیف صاحب سکرٹری تبلیغ منعقد ہوا۔ انصار اللہ کے ممبروں کے علاوہ دیگر احمدی بزرگ اور مستورات بھی شریک جلسہ ہوئیں شیخ محمود احمد اور محمد ابراہیم اور راقم نے اردو اور اڑیہ میں لکھے ہوئے مضامین پڑھے۔ پھر راقم کو انصار اللہ کا سکرٹری اور محمود احمد صاحب کو محاسب منتخب کیا گیا۔ اور مندرجہ ذیل امور کا فیصلہ کیا گیا۔

(۱) انصار اللہ کے سکرٹری صاحب ایک رجسٹر مہیا کر کے انصار اللہ کی تعداد اور پورے پتے اس میں درج کریں۔ اور ماہوار جلسوں کی روئداد بھی لکھا کریں۔ (۲) انصار اللہ کا لائحہ عمل تیار کریں۔ (۳) تمام انصار اللہ کے ماہواری جلسے ہر ماہ کے پہلے اتوار کو منعقد ہوا کریں۔ (۴) تمام انصار اللہ نماز با جماعت اور قرآن کریم کی تلاوت کی پابندی کریں۔ (۴) ہر اتوار کی صبح کم از کم ایک گھنٹہ اپنے شہر میں تبلیغی دورہ کر کے اشتہارات و کتب سلسلہ تقسیم کیا کریں۔ (۵) سب انصار اللہ چندہ کر کے اپنا الگ لوکل فنڈ قائم کریں۔ آخر میں قریشی صاحب نے اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کر کے انصار اللہ کو ضروری ہدایات دیں اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار:۔ غلام مصطفیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستانی لڑکیوں کا مڈل سٹینڈرڈ امتحان ۱۹۳۷ء

اس خیال سے کہ کامیاب طالبات علم ہائی سکولوں کی نویں جماعت میں جلد سے جلد داخل ہو سکیں۔ ہندوستانی لڑکیوں کے مڈل سٹینڈرڈ امتحان کا نتیجہ امسال معمول سے ایک ماہ پیشتر شائع ہوا ہے۔ یہ امتحان یکم مارچ ۱۹۳۷ء کو شروع ہو کر ۱۰ مارچ کو ختم ہوا۔ کم و بیش ۵۱۰۰ طالبات علم نے داخلے کی درخواستیں بھیجیں۔ جن میں سے ۴۸۹۲ شامل امتحان ہوئیں۔ یہ امتحان ۱۷۰ مرکزوں میں ہوا۔ جن میں سے ۶۰ مرکز پنجاب میں تھے۔ ۷ شمال مغربی سرحدی صوبے میں، ۲ بلوچستان میں، ایک دہلی میں، ۴ کشمیر میں اور ایک ایک الور، فرید کوٹ، کپور تھلہ اور پٹیالے میں۔ کل ۴۸۹۲ طالبات میں سے ۴۳۴۷ کامیاب ہوئیں، یعنی کل نتیجہ تقریباً ½۸۶ فی صدی رہا۔ سکولوں کی طالبات ۳۷۲۹ تھیں، جن میں سے ۳۶۷۵ کامیاب رہیں اور ان کا نتیجہ تقریباً ½۱۷ فی صدی رہا۔ ۱۱۶۳ پرائیویٹ طالبات میں سے ۶۷۴ پاس ہوئیں اور ان کا نتیجہ تقریباً ۵۸ فی صدی رہا۔

ورنیکلر فائینل اور مڈل سکول امتحان کو چھوڑ کر محکمہ تعلیم پنجاب کا یہ سب سے بڑا امتحان ہے۔ طالبات علم کی تعداد سال بہ سال بڑھ رہی ہے۔ ۱۹۳۱ء میں ۲۰۱۷ طالبات شامل امتحان ہوئی تھیں۔ لیکن گزشتہ چھ سال سے یہ تعداد بتدریج بڑھتی بڑھتی ۱۹۳۷ء میں ۴۸۹۲ تک پہنچ گئی ہے ورنیکلر اور اینگلو ورنیکلر سکولوں کی آٹھویں جماعت کی طالبات اس امتحان میں شامل ہوتی ہیں پرائیویٹ طور پر مطالعہ کرنے والی طالبات بھی اس امتحان میں شامل ہو سکتی ہیں۔ ہائی سکولوں کے وظائف کا فیصلہ اسی امتحان کے نتائج کی بناء پر کیا جاتا ہے۔

محکمہ اطلاعات پنجاب

ضرورت ملازمین

سندھ کے ایک پریس میں مندرجہ ذیل احمدی آدمیوں کی ضرورت ہے۔

(۱) ایک کاتب کی۔ جس کو شروع چھ ماہ میں ۳۵/- روپے اور بعد ازاں ۴۰/- ماہوار تنخواہ قبول ہو۔ اس کو قریباً ایک ماہ وہاں کے ایک دوست کے پاس رہ کر سندھی کتابت سیکھنی ہوگی۔ (۲) ایک ایسے شخص کی جو بلیوٹل وغیرہ کے مصالح سے پوری واقفیت رکھتا ہو۔ اور کاپی جما سکتا ہو (۳) ایک ایسے شخص کی جو لیتھو پریس کو چلانا جانتا ہو۔ اور لوٹا چھوٹا فٹ کرنا بھی جانتا ہو۔ ضرورت مند احباب اپنی درخواستیں نظارت امور عامہ میں ارسال فرمائیں۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

تعارف

ہومیوپیتھک علاج کی مقبولیت عام ہے۔ جس نے ایک بار آزمایا دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ کڑوی کسیلی دوا اور کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے نہ ہی انجکشن کے بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں ہوتی دوا کا بیرونی استعمال کم ہے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ سینکڑوں مجھ سے فائدہ اٹھا چکے ہیں ضرورت مند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے اپنے مقامی سکرٹری کو دیں۔ مفت مشورہ لیں۔

ایم۔ ایچ احمدی چتوڑگڑھ میواڑ

کرایہ پر مکان دینے اور لینے والوں کو مفید مشورہ

قادیان میں بہت سے احباب ایسے ہیں جو باہر رہتے ہیں۔ اس لئے ان کو یہاں اپنے مکانات کو کرایہ پر دینے اور کرایہ کی وصولی وغیرہ کیلئے بہت سی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اس وجہ سے نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے اسی طرح باہر سے آنے والے احباب کو بھی ناواقفیت کی وجہ سے کرایہ پر مکان کا انتظام کرنے میں دقت ہوتی اور بعض اوقات سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے اس لئے اپنے مکانات کرایہ پر دینے والے اور لینے والے دونوں اگر جنرل سروس کمپنی قادیان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں تو بہت فائدہ میں رہینگے۔ اور بہت سی پریشانی اور تکلیف اور نقصان سے بچ جائیں گے۔

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی ... کو ابھی بچہ ہونے میں دو مہینے باقی ہیں اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگوا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنے ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی آپ جو چیز چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے

یہ مرد عورت کے ... دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے یہ اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا۔ عنبر موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت، مرجان، کہربا، زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا، امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (۵) میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوہاٹی ۲ مئی۔ آسام کے کالیابار کے باغات چائے کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس کیا گیا۔ جس سے زمین میں ۳۰۰ فٹ لمبا ۱۴ انچ چوڑا اور ۴ فٹ گہرا شگاف پڑ گیا۔

نئی دہلی ۲ مئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نقیر اپی کا ارادہ ہے کہ وزیرستان کے قبائل کی ایک آزاد جمہوریت قائم کی جائے۔ اس غرض کے لئے وہ دوسرے ملاؤں کو ساتھ ملانے کی کوشش کر رہا ہے۔

لاہور ۲ مئی۔ آنریبل سردار سر سکندر حیات خان ۴ مئی کی شب کو لاہور سے روانہ ہو کر ۵ مئی کو پانی پت پہنچیں گے اور وہاں ایک دن گذارنے کے بعد گڑگاؤں چلے جائیں گے۔ وہاں سے ۷ مئی کو شملہ روانہ ہو جائیں گے۔

کلکتہ ۲ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کے پرانے قلمی نسخوں میں سے ڈاکٹر [illegible] نے ایک عربی مسودہ دریافت کیا ہے۔ یہ مسودہ [illegible] الدین احمد بن عبد اللہ یمنی نے سترھویں صدی میں لکھا تھا۔ جب اس مسودہ کی ہر سطر کو حسب معمول دائیں سے بائیں طرف پڑھا جائے۔ تو وہ فقہ کی ایک کتاب بن جاتی ہے۔ لیکن جب لفظوں کو اوپر سے نیچے کی طرف پڑھا جائے تو عربی عروض و معانی۔ نحو۔ صرف منطق وغیرہ کے متعلق پانچ مسلسل مضامین بن جاتے ہیں۔

شملہ ۲ مئی۔ باخبر حلقوں کا اندازہ ہے کہ عارضی وزارتیں ماہ جولائی تک بدستور قائم رہیں گی۔ اس عرصہ میں کانگرس اور برطانیہ کے درمیان مصالحت کی کوشش کی جائے گی۔ چونکہ ان ایام میں آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب۔ سر جیمز گرگ سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر انگلستان میں ہونگے اس لئے اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سمجھوتہ کرانے کے لئے کوشش کریں گے۔

مدراس ۲ مئی۔ چونکہ شہر مدراس کے مختلف حصوں میں ابھی فرقہ دارانہ جذبات کی تلخی موجود ہے۔ اس لئے کمشنر پولیس اور چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ حکم جاری کر دیا ہے کہ ہندو اور مسلمان مزید دو ہفتہ تک کوئی جلسہ منعقد نہیں کر سکتے۔

شملہ ۲ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ عنقریب ایک کمیٹی مقرر کرے گی۔ جو صوبہ پنجاب کے ذرائع آمدنی کے متعلق تحقیقات کرے گی اور صوبہ کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے سفارشات کرے گی۔ کمیٹی کے صدر مسٹر منوہر لال وزیر خزانہ ہونگے۔

لکھنؤ ۲ مئی۔ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے گذشتہ مارچ میں ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ جس کا مقصد مسلم لیگ کے قواعد و ضوابط پر نظر ثانی کر کے رپورٹ کرنا تھا۔ اب اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ شائع کر دی ہے۔ رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے۔ کہ مسلم لیگ کا نصب العین ہندوستان کے لئے تمام جائز ذرائع سے آزادی حاصل کرنا ہوگا۔ نیز سفارش کی گئی ہے۔ کہ مستقل صدر کا عہدہ اڑا دیا جائے۔ صدر کو ہر سال پراونشل کمیٹیاں منتخب کیا کریں۔

بلباؤ ۲ مئی۔ رائیٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبہ باسک کی تقریباً تمام آبادی علاقہ کو خالی کر رہی ہے اور لوگ بلباؤ کی طرف آ رہے ہیں ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ بلباؤ میں اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ گذشتہ ہفتہ ڈیڑھ ہزار جرمن رضاکار ہسپانیہ کے جنگی محاذ پر لڑنے کے لئے سان سباستان کی بندرگاہ میں اترے۔

نئی دہلی ۲ مئی۔ کشمیر اسمبلی میں مالیہ کو انکم ٹیکس کے اصول پر لانے کا ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا تھا۔ مگر وہ مسترد ہو گیا۔

لاہور ۲ مئی۔ مسلم عوام کو کانگرس میں شامل کرنے کی تحریک کے سلسلہ میں آج باغ بیرون موری دروازہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں ڈاکٹر خان صاحب۔ میاں افتخار الدین۔ ڈاکٹر ستیہ پال اور دیگر کانگرسیوں نے تقریریں کیں۔ جس میں مسلمانوں کو کانگرس میں شامل ہونے کی تلقین کی گئی۔

نئی دہلی ۲ مئی۔ گذشتہ شب غازی آباد کے نواح میں ایک گاؤں میں آتشزدگی کی واردات ہو گئی جس کے نتیجہ میں تمام گاؤں جل کر خاکستر ہو گیا کسی قسم کے اتلاف جان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ مالی نقصان کا اندازہ بہت زیادہ لگایا جاتا ہے۔

امرتسر ۲ مئی۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۶ روپے ۸ آنے سے ۸ روپے ۸ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۶ آنے اور چاندی دیسی ۵۳ روپے ۴ آنے ہے

میرٹھ ۲ مئی۔ آج صبح میرٹھ کی ۲/۱ پنجاب رجمنٹ کے ایک سپاہی نے دو اور سپاہیوں پر فائر کر کے انہیں ہلاک کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حملہ آور پاگل ہو گیا تھا۔ پولیس نے اسے گرفتار کر کے زیر حراست کر لیا۔

الہ آباد ۲ مئی۔ آل انڈیا فلسطین کمیٹی کی مجلس عاملہ کا اجلاس جو ۶، ۷ مئی کو الہ آباد میں منعقد ہونا تھا۔ انہی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

جھانسی ۲ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سی پی اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر مسٹر کھارے نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے گورنر کے انکار سے پیدا شدہ حالات کا ذکر کیا اور کہا۔ کہ موجودہ عارضی وزارت ناجائز اور خلاف قانون ہے۔ مسٹر راگھونندن راؤ کے متعلق کہا۔ کہ انہوں نے نئی وزارت مرتب کر کے ملک کے مفاد سے غداری کی ہے۔

مدراس ۲ مئی۔ کل فساد زدہ علاقہ میں سنگباری کے کئی واقعات رونما ہوئے۔ اس کے علاوہ تقریباً ۱۴ غیر آباد دکانوں میں آگ لگائی گئی۔ ڈپٹی کمشنر اور پولیس کے افسر موقعہ پر پہنچ گئے۔ آج چند دکانیں کھل گئی ہیں۔ پولیس نے ایک مکان پر چھاپہ مار کر وہاں سے پتھروں اور چھریوں وغیرہ کا ایک ذخیرہ برآمد کیا۔ اس سلسلہ میں چھ اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں

بنوں ۲ مئی۔ آج گورنر صوبہ سرحد یہاں پہنچے۔ شہر کے معززین نے ان سے ملاقات کی۔ اور ایک گھنٹہ تک گفتگو کی۔ گورنر نے کہا کہ جب تک قبائل نے ان اشخاص کو واپس نہ کیا جنہیں وہ اغوا کر کے لے گئے ہیں کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ دیہات میں ایک ہزار بندوقیں تقسیم کی گئی ہیں۔ اور لائسنس بھی دے گئے ہیں۔

پشاور ۲ مئی۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سرحد کے قریب قبائلی پٹھانوں نے آج صبح موضع پہاڑ پور پر حملہ کیا۔ ایک ہندو ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔ دس دکانیں جلا دی گئیں۔

الہ آباد ۲ مئی۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خان نے ایک ملاقات کے دوران میں عارضی وزارتوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ کہ صوبجاتی اسمبلیوں کے اجلاس جلدی بلائے جائیں۔ تاکہ ان کے خلاف عدم اعتماد کی تحریکیں پاس ہونے کے بعد کانگرس وزارتیں قبول کر سکے۔ اور موجودہ تعطل کا خاتمہ ہو جائے۔

الہ آباد ۲ مئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو آج شام برما کے دورہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ پنڈت جی ۴ مئی کو کلکتہ سے جہاز پر سوار ہو جائیں گے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی